علم الٰہی سے بیزاری کے نقصانات

مفتی خالد محمود
مہتمم جامعہ خلفاء راشدین، ڈیرہ غازی خان

آج کی دنیا جن مصائب وآلام میں مبتلا ہے اس کی بنیادی وجہ علم الٰہی اور عمل صالح کا ناپید ہونا ہے، حقیقت یہ ہے کہ جب تک امت مسلمہ نے علم وعمل کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے رکھا اس وقت تک پوری امت مسلمہ عزت و راحت سے دنیا میں رہی، لیکن جب سے علم الٰہی کو چھوڑا عمل تو بے چارہ محتاج تھا علم کا، جب علم ہی نہ رہا تو عمل کہاں سے آتا، جیسا کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "ھتف العلم بالعمل فان اجاب والا ارتحل" علم نے عمل کو پکارا (کہ میرے ساتھ چل) اگر اس نے قبول کرلیا (یعنی اگر وہ ساتھ ہولیا تو یہ علم عمل کی سواری پر سوار ہوکر اپنے عامل کو عرش پر پہنچادے گا) ورنہ (اگر عمل ساتھ نہ ہوا) تو علم کوچ کر جاتا ہے (کہتا ہے کہ پھر میں نہیں ٹھہرتا) یعنی علم عمل کو بلاتا ہے، عمل تو علم کے بعد کی چیز ہے، پہلے علم ہونا چاہیے۔ اب امت مسلمہ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ علم حقیقی اور علم الٰہی کے نشانات مسلم ممالک اور مسلمان گھرانوں سے مسلمانوں کے اپنے ہاتھوں سے مٹانے کی ناپاک کوششیں ہورہی ہیں جس کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ علم الٰہی کی شمع کو جہاں جہاں سے اور جس جس گھر سے بجھایا گیا، وہاں وہاں سے محمدی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وضع قطع ختم ہوتی گئی اور اس کے ختم ہونے کے ساتھ ہی مغربی بودوباش اور فرنگی وضع قطع رائج ہوتی گئی، عورتوں کے چہروں سے عفت وعصمت کی چادریں اترتیں گئیں اور مردوں کے چہروں سے سنت نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بلکہ سنت انبیاء علیہم السلام (داڑھی) ذبح ہوتی چلی گئی، پھر یہ معاملہ صرف ظاہر تک نہ رہا بلکہ علم الٰہی کے نہ ہونے کی وجہ سے ظاہر کا اثر فوری طور پر باطن پر پڑا اور دل ودماغ میں فرنگیت اور مغربیت کا ایسا اثر ہوا کہ خیالات اور سوچ وبچار کے عام زاویے بدل گئے بے عزتی میں عزت محسوس ہونے لگی، بے حیائی میں حیا، غلامی میں آزادی، غرضیکہ سوچ الٹ ہوگئی گھروں سے تلاوت کی بجائے گانے بجانے کی آوازیں آنے لگیں، ذکر واذکار کی جگہ فلموں نے لے لی، اب دیکھتے ہی دیکھتے ظاہر سے باطن اور باطن سے، اردگرد کا پورا ماحول تباہی اور دوزخ کے کنارے جا کھڑا ہوا، نتیجتاً ہمارے ظاہر اور باطن بلکہ ہمارے گھروں اور بازاروں سے بھی برکتیں اور رحمتیں اٹھ گئیں اور طرح طرح کی مصیبتیں، پریشانیاں اور ہر آئے دن ایک نیا عذاب مختلف صورتوں میں آدھمکتا ہے، آپس کی لڑائی جھگڑوں سے لے کر

معاشی بدحالی تک اور انفرادی اعمال سے لے کر اجتماعی معاملات تک جتنی بھی دشواریاں اور تکالیف ہم جھیلتے ہیں، ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم ان مصائب اور تکالیف پر غور وفکر کر کے ان کے اسباب وعوامل سے بچنے کا اہتمام کرتے لیکن جب ہم نے اس حد تک بے اعتنائی برتی اور علوم الٰہیہ کو دقیانوسی، تنگ نظری اور قدامت پسندی کے بے بنیاد القاب کے ذریعے ختم کرنے کی جسارت کی تو اللہ تعالیٰ نے ایڈز کے ایسے عالمگیر عذاب کے اندر مبتلا کر دیا کہ آج پوری مغربی دنیا بھی چیخ اٹھی ہے کہ اس کا علاج جنسی بے راہ روی سے اجتناب ہے جب کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج سے پندرہ سو سال پہلے یہ بات فرما چکے ہیں کہ خمس "إذا ابتليستم بهن –واعوذ بالله ان تدركوهن– لم تظهر الفاحشة فى قوم قط حتى يعلنوبها إلافشا فيهم الطاعون، والاوجاع التى لم تكن مضيت فى اسلافهم الذين مضوا (ترجمہ) پانچ چیزیں ہیں جب تم اس میں مبتلا ہو جاؤ گے اور میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تم کو پہنچیں، بے حیائی کسی قوم عام میں ہو جائے حتی کہ وہ اس کو علانیہ کرنے لگے تو ان میں طاعون پھیل جائے گا اور ایسے دردناک امراض کہ ان کی پچھلی قوموں کو ان جیسے امراض کا سامنا نہیں ہوا ہوگا۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ فحاشی، عریانی اور بدعملی کا نتیجہ خطرناک امراض کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے آج اعلانیہ بے حیائی کی بناء پر ایڈز کے جرثومہ HIV نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے اگر یہ کہا جائے کہ HIV ایٹم بم، ہائیڈروجن بم یا بیالوجیکل ہتھیاروں سے بھی زیادہ خطرناک ہے تو یہ مبالغہ آرائی نہ ہوگی۔

آج بھارت اور دیگر یورپی ممالک سے آنے والی فحاشی، عریانی، فلمیں، گانے بجانے اور دیگر خرافات کو مسلمان جس طرح اپنے سینے سے لگا رہے ہیں اگر یہ سلسلہ برقرار رہا تو وہ وقت دور نہیں کہ ایڈز کا مرض بلکہ حدیث نبوی کے بموجب اس جیسا کوئی اور مرض بھی ہمارے اوپر ایٹم بم بن کر آ سکتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ ساری گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ تمام مصائب اور پریشانیاں جس میں ہم مبتلا ہیں علم الٰہی سے دوری اور عمل سے پہلوتہی کا نتیجہ ہیں۔ اگر ہم اخلاص کے ساتھ اس بات کے متمنی ہیں کہ ہماری پریشانیاں ختم ہو جائیں اور ہمارے درمیان لڑائی جھگڑے نہ ہوں ہمیں روزگار کی پریشانی نہ ہو۔ ہمارے آپس کے معاملات میں دھوکا، فراڈ، دھاندلی، ڈکیتی، غصب، چوری اور ناپ تول میں کمی جیسی لعنتیں نہ ہوں اور ہم حرص، لالچ، حرص، بغض اور طعنہ زنی کے عذاب سے نجات پالیں تو اس کا آسان حل یہ ہے کہ ہم اهل الله کی مجالس میں کثرت سے آنا جانا رکھیں اور ان کی مجلس میں شرکت کا مقصد رجوع الی الله کے علاوہ کچھ نہ ہونا چاہیے اور جو واقعتاً اهــل الله ہوتے ہیں، ان کی کچھ علامات ہوتی ہیں، ان کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے متعلقین کو ضروریات دین کے علم کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور ان کی اصلاح باطن کے ساتھ ساتھ

بقدر ضرورت حصول علم کی ترغیب وتلقین بھی فرماتے ہیں کیونکہ علم ہی وہ دولت ہے جو انسان کو گمراہی سے نکال کر ہدایت اور خواہشات سے نکال کر خوف وخشیت عطا کرتا ہے۔

علم چہ بود آنکہ رہ بنا یدت   زنگ گمراہی از دل بزدا یدت

ایں ہو سہا از سرت بیروں کند   خوف وخشیت در دلت افزوں کند

(ترجمہ) علم وہ ہے جو تجھے راہ دکھائے اور تیرے دل سے گمراہی کے زنگ کو دور کر دے، یہ علم تمام خواہشات کو باہر نکال دیتا ہے۔ اور خوف وعاجزی کو تیرے دل کے اندر زیادہ کر دیتا ہے۔ اور ایسا علم جو انسان کے اندر انسانیت کو اُجاگر کرتا ہے اور انسان کا رشتہ خالقِ انسان سے جوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کی تمام مخلوقات کے حقوق انسان پر واضح کرتا ہے وہ وہ علم ہے جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے انسانیت کو ملا سب سے پہلے جس کا آغاز مدرسہ ''صفہ'' میں خود رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہی آج بھی مدارس دینیہ ہیں، اسی نہج پر جاری وساری ہے، علم وعمل کا وہی اسلوب اور وہی رنگ آج بھی مدارس دینیہ میں دیکھا جاسکتا ہے اس وقت جائے پناہ صرف دینی مدارس ہیں، ایمان، اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ وغیرہ کی حفاظت مدارس دینیہ سے وابستہ رہ کر ہی کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو موت تک مدارس سے وابستہ رکھیں۔ آمین۔

مہتمم حضرات، پرنسپل صاحبان اور اساتذہ کرام کے لئے خوش خبری

★ اسی طرح ہر استاد کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ طلبہ اور طالبات اپنے والدین کی قدر کرنے والے اور ان کی دعائیں حاصل کر کے اپنے علم میں ترقی کرنے والے ہوں اس کے لئے بھی الحمد اللہ کتاب **والدین کی قدر کیجئے** تیار ہوئی ہے۔ اس کتاب پر جامعہ دارالعلوم کورنگی کے نائب مفتی مولانا حضرت محمود اشرف صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاد حضرت مولانا مفتی عاصم ذکی صاحب مدظلہم العالی نے تعریفی کلمات لکھے ہیں اور گزارش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ طلبہ و طالبات تک یہ کتاب پہنچائی جائے۔
اس کتاب میں انتہائی آسان اور دل نشین انداز میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دل چسپ اور عبرت آموز واقعات کے ذریعے سے اولاد کو والدین کے ادب واحترام اور ان کی اطاعت پر ابھارا گیا ہے اور ان کی نافرمانی سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

★ اسی طرح طلبہ کو اپنے اسلاف اور اکابر کے واقعات بتلا کر ان کے اندر صفاتِ حمیدہ پیدا کرنے کی خواہش ہر مہتمم اور استاد کی ہوتی ہے اس کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے واقعات کو **صحابہؓ کے واقعات** اور **تابعینؒ کے واقعات** کے نام سے نہایت ہی آسان اردو میں اور دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں بھی ان شاء اللہ طلبہ وطالبات کی تربیت کے لئے مفید رہیں گی۔

ملنے کا پتہ: اسٹاکسٹ مکتبہ بیت العلم، دکان نمبر 1 فدا، منزل گوالی لین نمبر 3 نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

ناشر دار الھدیٰ   فون نمبر: 2726509، موبائل: 0300-8213802 03343638900

یہ تمام کتابیں ہم سے براہ راست طلب فرمائیں یا کسی بھی معیاری کتب خانہ سے رجوع فرمائیں